سید ابوالاعلیٰ مودودی

قرآن کی معاشی تعلیمات

www.KitaboSunnat.com

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳- ای۔ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ **KitaboSunnat@gmail.com**

🌐 **www.KitaboSunnat.com**

www.KitaboSunnat.com

قرآن
کی
معاشی تعلیمات

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳-ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (پاکستان)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

طابع: ———— رانا اللہ داد خاں، مینجنگ ڈائریکٹر

ناشر: ———— اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

مطبع: ———— سعادت آرٹ پریس، لاہور

اشاعت:

۱ تا ۱۱	مارچ ۱۹۶۹ء تا دسمبر ۱۹۹۲ء	۱۸۶۰۰
۱۲	فروری ۱۹۹۷ء	۱۱۰۰

قیمت ۱۲/۰۰ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

قرآن کی معاشی تعلیمات	۵
۱- بنیادی حقائق	۵
۲- جائز و ناجائز کے حدود مقرر کرنا اللہ ہی کا حق ہے	۷
۳- حدود اللہ کے اندر شخصی ملکیت کا اثبات	۹
۴- معاشی مساوات کا غیر فطری تخیل	۱۶
۵- رہبانیت کے بجائے اعتدال اور پابندی حدود	۲۱
۶- کسبِ مال میں حرام و حلال کا امتیاز	۲۳
۷- کسبِ مال کے حرام طریقے	۲۴
۸- بخل اور اکتناز کی ممانعت	۳۲
۹- زرپرستی اور حرصِ مال کی مذمت	۳۳
۱۰- بے جا خرچ کی مذمت	۳۴
۱۱- دولت خرچ کرنے کے صحیح طریقے	۳۷
۱۲- مالی کفارے	۴۱
۱۳- انفاق کے مقبول ہونے کی لازمی شرائط	۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴- انفاق فی سبیل اللہ کی اصل حیثیت ۴۵
۱۵- لازمی زکوٰۃ اور اُس کی شرح ۵۰
۱۶- اموالِ غنیمت کا خُمس ۵۳
۱۷- مصارفِ زکوٰۃ ۵۴
۱۸- تقسیمِ میراث کا قانون ۵۷
۱۹- وصیت کا قاعدہ ۵۹
۲۰- نادان لوگوں کے مفاد کی حفاظت ۶۱
۲۱- سرکاری املاک میں اجتماعی مفاد کا لحاظ ۶۲
۲۲- ٹیکس عائد کرنے کے متعلق اسلام کا اصولی ضابطہ ۶۴
اسلامی نظامِ معیشت کی خصوصیات ۶۴
فہرستِ مآخذ ۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن کی معاشی تعلیمات

ا۔ بُنیادی حقائق

انسانی معیشت کے بارے میں اوّلین بنیادی حقیقت، جسے قرآن مجید بار بار زور دے کر بیان کرتا ہے، یہ ہے کہ تمام وہ ذرائع و وسائل جن پر انسان کی معاش کا انحصار ہے، اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اُسی نے ان کو اِس طرح بنایا اور ایسے قوانینِ فطرت پر قائم کیا ہے کہ وہ انسان کے لیے نافع ہو رہے ہیں۔ اور اُسی نے انسان کو ان سے انتفاع کا موقع دیا اور ان پر تصرّف کا اختیار بخشا ہے:

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِهَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَ اِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ ۝

(الملک: ۱۵)

"وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو رام کر دیا، پس چلو اُس (زمین) کی پہنائیوں میں اور کھاؤ اُس (خدا) کا رزق اور اُسی کی طرف تمھیں دوبارہ زندہ ہو کر واپس جانا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (الرّعد: ۳)

"اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ بنائے، دریا جاری کیے اور ہر طرح کے پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں۔"

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

(البقرہ: ۲۹)

"وہی ہے جس نے تمہارے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔"

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (ابراہیم: ۳۲ تا ۳۴)

"اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تمہارے رزق کے لیے پھل نکالے، اور تمہارے لیے کشتی کو مسخّر کیا تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چلے، اور تمھارے لیے دریاؤں کو مسخر کیا اور سورج اور چاند کو تمھارے مفاد میں ایک دستور پر قائم کیا کہ پیہم گردش کر رہے ہیں، اور دن اور رات کو تمھارے مفاد میں ایک قانون کا پابند کیا، اور وہ سب کچھ تمھیں دیا جو تم نے مانگا[1] اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔"

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ط (الاعراف: ۱۰)

"ہم نے زمین میں تم کو اقتدار بخشا اور تمھارے لیے اس میں زندگی کے ذرائع فراہم کیے۔"

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ (الواقعہ: ۶۳-۶۴)

"کیا تم نے غور کیا، یہ کھیتیاں جو تم بوتے ہو انھیں تم اُگاتے ہو یا ان کے اُگانے والے ہم ہیں؟"

۲۔ جائز و ناجائز کے حدود مقرر کرنا اللہ ہی کا حق ہے

اسی بنیاد پر قرآن یہ اُصول قائم کرتا ہے کہ انسان اِن ذرائع کے اکتساب اور استعمال کے معاملے میں نہ تو آزاد ہونے کا حق رکھتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے

---

[1] یعنی جس کی تمھیں احتیاج تھی اور جس کو تم نے زبانِ حال سے مانگا، خواہ زبانِ قال سے مانگا ہو یا نہ مانگا ہو۔" بیضاوی، انوار التنزیل، ج ۳، ص ۱۶۱، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۳۰ھ، (۱۹۱۲ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود حرام و حلال اور جائز و ناجائز کے حدود وضع کر لینے کا مجاز ہے، بلکہ یہ حق خدا کا ہے کہ اس کے لیے حدود مقرر کرے۔ وہ عرب کی ایک قدیم قوم، مَدْیَن کی اس بات پر مذمت کرتا ہے کہ وہ لوگ کمائی اور خرچ کے معاملہ میں غیر محدود حقِ تصرّف کے مدعی تھے:

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا۔

(ھود : ۸۷)

"انھوں نے کہا، اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے اُن معبودوں کو چھوڑ دیں جنھیں ہمارے باپ دادا پُوجتے تھے یا ہم اپنے اموال میں اپنی مرضی سے جو کچھ کرنا چاہیں وہ نہ کرسکیں؟"

وہ اس بات کو "جھوٹ" قرار دیتا ہے کہ آدمی خود کسی چیز کو حرام اور کسی کو حلال کہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (النحل : ۱۱۶)

"اور اپنی زبانوں سے یہ جھوٹے احکام نہ لگاؤ کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام"[۵]

---

[۵] "اس آیت میں بتاکید اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ لوگ محض اپنے خیالات اور خواہشات کی بنا پر حلال اور حرام کا فیصلہ کریں"۔ بیضاوی، ج ۲، ص ۱۹۳ - (م)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اِس اختیار کو اللہ اور (اُس کے نائب کی حیثیت سے) اُس کے رسولؐ کے لیے خاص کرتا ہے:

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف: ۱۵۷)

"وہ (رسول) ان کو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے، پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے، اور وہ بوجھ اور بندشیں ان پر سے اُتارتا ہے جن سے وہ لدے اور جکڑے ہوئے تھے۔"

۳۔ حُدود اللہ کے اندر شخصی ملکیّت کا اِثبات

اللہ تعالیٰ کی بالاتر ملکیت کے ماتحت اور اس کی عائد کردہ حُدود کے اندر قرآن شخصی ملکیت کا اثبات کرتا ہے:

---

(۱۵) "اِس آیت کا ماحصل یہ ہے، جیسا کہ عسکری نے بیان کیا ہے، کہ جس چیز کے حلال یا حرام ہونے کا حکم تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ سے نہ پہنچے اسے حلال یا حرام نہ کہو ورنہ تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والے ہو گے، کیونکہ حلّت اور حرمت کا مدار اللہ کے حکم کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔"

آلوسی، روح المعانی، ج ۱۴، ص ۲۲۶، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مصر، ۱۳۴۵ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (النساء: ۲۹)

"ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ اِلّا یہ کہ تمھارے درمیان تجارت ہو آپس کی رضامندی سے۔"

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ (البقرہ: ۲۷۵)

"اللہ نے بیع کو حلال اور سُود کو حرام کیا۔"

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ (البقرہ: ۲۷۹)

"اور اگر تم سُود لینے سے توبہ کر لو تو تمھیں اپنے راس المال واپس لینے کا حق ہے۔"

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ

(البقرہ: ۲۸۲)

"جب آپس میں کسی مقرر مدت کے لیے قرض کا معاملہ کرو تو اس کی دستاویز لکھ لو۔"

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰي سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ (البقرہ: ۲۸۳)

"اور اگر تم سفر میں ہو اور (قرض کی دستاویز لکھنے کے لیے) کاتب نہ پاؤ تو رہن بالقبض رکھو۔"

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

(النساء: ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"مردوں کے لیے اُس مال میں سے حصّہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے اُس مال میں سے حصّہ ہے جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔"

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (النور: ۲۷)

"اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو۔"

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿ (یٰس: ۷۱)

"کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم نے ان کے لیے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے مویشی پیدا کیے اور یہ اُن کے مالک ہیں۔"

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا (المائدہ: ۳۸)

"اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ﴿ (الانعام: ۱۴۱)

"اور فصل کاٹنے کے دن (زمین کی پیداوار میں سے) خدا کا حق ادا کرو۔"

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً (التوبہ: ۱۰۳)

"اے نبیؐ! اُن کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ ...... وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ (النساء: ۲)

"اور یتیموں کا مال ان کے حوالہ کرو ...... اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔"

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ (النساء: ۲۴)

"اور ان (حرام عورتوں) کے سوا (باقی عورتوں کے معاملہ میں) یہ بات تمہارے لیے حلال کر دی گئی کہ تم انھیں اپنے اموال کے بدلے حاصل کرو نکاح کرنے والے بن کر نہ کہ ناجائز تعلقات رکھنے والے بن کر۔"

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ (النساء: ۴)

"اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کرو۔"

وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ (النساء: ۲۰)

"اور اگر تم نے کسی عورت کو (نکاح کے وقت) ڈھیر سا مال بھی دیا ہو تو (طلاق دیتے وقت) اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔"

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ (البقرہ: ۲۶۱)

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے تو اس سے سات بالیں نکلیں۔"

وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ط (الصف : ۱۱)

"اور یہ کہ تم اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔"

وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

(الذّاریات : ۱۹)

"اور ان کے مال میں حق ہے سائل (مدد مانگنے والے) اور محروم کے لیے۔"

مذکورۂ بالا احکام و ہدایات میں سے کسی کا تصوّر بھی شخصی ملکیت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن لازماً ایک ایسی معیشت کا نقشہ پیش کرتا ہے جو اپنے تمام گوشوں میں افراد کے حقوقِ مالکانہ پر مبنی ہے۔ اس میں کہیں اِس تصوّر کا شائبہ تک نہیں ملتا کہ اشیائے صرف (Consumer Goods) اور وسائلِ پیداوار (Means of Production) میں فرق کرکے صرف مقدم الذکر تک شخصی ملکیت کو محدود رکھا جائے اور مؤخر الذکر کو اجتماعی ملکیت بنا دیا جائے۔ اِسی طرح اس میں محنت سے کمائی ہوئی دولت (Earned Income) اور بلا محنت کمائی ہوئی دولت (Unearned Income) کے درمیان بھی کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ مثلاً یہ ظاہر بات ہے کہ جو شخص ماں، باپ، اولاد، بیوی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر یا بھائی بہن سے کوئی میراث پاتا ہے وہ اُس کی محنت سے کمائی ہوئی دولت نہیں ہے، اور جسے زکوٰۃ دی جاتی ہے اُس کے لیے بھی وہ اس کی محنت کی کمائی نہیں ہے۔ مزید براں معیشت کے اِس نقشے میں یہ تصور بھی کہیں نہیں پایا جاتا کہ یہ صرف ایک عارضی مرحلے کی حیثیت رکھتا ہے اور اصل مقصود کوئی ایسی منزل ہے جہاں شخصی ملکیت ختم کر کے اجتماعی ملکیت کا نظام قائم کر دیا جائے۔ اگر اِس چیز کو قرآن میں مقصدِ اصلی کا مرتبہ حاصل ہوتا تو وہ صاف صاف اپنے اِس مقصد کو بیان کرتا اور اُس نظام کے متعلق احکام و ہدایات دیتا۔ محض یہ بات کہ قرآن نے ایک جگہ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ (زمین خدا کی ہے، الاعراف: ۱۲۸) کہا ہے، یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ اس سے زمین کی انفرادی ملکیت کا ابطال اور قومی ملکیت کا اثبات مقصود ہے۔ قرآن تو یہ بھی کہتا ہے کہ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ (آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ کا ہے، البقرہ: ۲۸۴)۔ اس سے نہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی افراد کی ملکیت نہ ہو، اور نہ یہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ چیزیں قوم کی ملکیت ہوں۔ خدا کی مالکیت اگر انسانی ملکیت کی نفی کرتی ہے تو پھر افراد اور اقوام سب ہی کی ملکیت کی نفی کر دیتی ہے۔

سورہ حٰم السجدہ کی آیت ۱۰ (وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝) سے بھی یہ استدلال دُرست نہیں ہے کہ "زمین کے وسائلِ غذا کو قرآن سب انسانوں میں برابری کے ساتھ تقسیم کرنا چاہتا ہے، اور یہ مساوات اجتماعی ملکیت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی، اس لیے قرآن کا مقصود یہی نظام قائم کرنا ہے۔" بالفرض اگر اِس آیت کا ترجمہ یہ مان بھی لیا جائے کہ "خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے زمین میں اس کے وسائلِ خوراک چار دن کے اندر ایک اندازے سے رکھ دیے سب مانگنے والوں کے لیے برابر برابر"[1]، تب بھی "مانگنے والوں" سے مراد محض انسان لے لینا درست نہ ہوگا۔ مانگنے والے تو انسانوں کے علاوہ تمام انواعِ حیوانات بھی ہیں جن کے وسائلِ خوراک خدا نے اِسی زمین میں رکھے ہیں۔ اگر اس آیت کی رُو سے سب مانگنے والوں کا حصّہ مساوی ہے تو یہ برابری کا استحقاق محض انسانوں کے لیے مخصوص ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن کی اُن آیات سے بھی، جن میں معاشرے کے کمزور افراد کی رزق رسانی پر زور دیا گیا ہے، یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اِس مقصد کے لیے اجتماعی ملکیت کا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ قرآن جہاں کہیں بھی اِس ضرورت کا ذکر کرتا ہے وہاں لازماً اسے پُورا کرنے کی ایک ہی صورت بیان کرتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ معاشرے کے خوشحال افراد اپنے غریب رشتہ داروں اور یتامیٰ، مساکین، اور دوسرے محروم یا تنگ حال

---

[1] یہ ترجمہ بجائے خود صحیح نہیں ہے۔ اصل الفاظ ہیں فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ط سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ۔ اس میں لفظ سَوَآءً کا تعلق زمخشری، بیضاوی، رازی، آلوسی اور دوسرے مفسّرین نے ایّام سے مانا ہے اور مفہوم یہ قرار دیا ہے کہ "پُورے چار دنوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا"۔ لِلسَّائلین کے ساتھ سواءً کا تعلق جن مفسّرین نے مانا ہے وہ اس کا مطلب لیتے ہیں "سب مانگنے والوں کے لیے مہیّا کیے ہوئے"، یا "سب مانگنے والوں کی مانگ کے مطابق"۔ مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، تفسیر سورۂ حٰمٓ السجدہ، حاشیہ نمبر ۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں پر محض خدا کی خوشنودی کے لیے خود بھی اپنے مال فراخدلی کے ساتھ خرچ کریں اور ریاست بھی ان کے اموال سے ایک مقرر حصّہ وصول کر کے اِس کام میں صرف کرے۔ اِس غرض کے لیے اِس عملی صورت کے سوا کسی دوسری صورت کا کوئی تخیّل قرآن میں قطعاً نہیں پایا جاتا۔

اس میں شک نہیں کہ کسی خاص چیز کو نجی انتظام کے بجائے اجتماعی انتظام میں لینے کی اگر ضرورت محسوس ہو تو ایسا کرنے میں قرآن کا کوئی حکم مانع بھی نہیں ہے۔ لیکن شخصی ملکیّت کی کُلّی نفی، اور اجتماعی ملکیّت کے نظریے کو بطور ایک فلسفے اور نظام کے اختیار کرنا انسانی معیشت کے بارے میں قرآن کی اسکیم کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اور قرآن انسانی معاشرے کے لیے جو سیاسی نظام تجویز کرتا ہے اس کی رُو سے یہ فیصلہ کرنا بھی کسی پارٹی کا کام نہیں ہے کہ کس چیز کو نجی ملکیّت کے بجائے اجتماعی ملکیّت میں لینے کی ضرورت ہے، بلکہ اس کا فیصلہ معاشرے کی آزاد مرضی سے منتخب نمائندوں کی ایک مجلسِ شوریٰ ہی کر سکتی ہے۔[لھ]

۴۔ معاشی مساوات کا غیر فطری تخیّل

قرآن اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت کے ایک پہلو کی حیثیت سے پیش کرتا ہے کہ دوسری تمام چیزوں کی طرح انسانوں کے درمیان رزق اور وسائلِ زندگی میں بھی مساوات نہیں ہے۔ مختلف تمدّنی نظاموں کی مصنوعی

لھ قرآن کے تجویز کردہ سیاسی نظام کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو میری کتاب "خلافت و ملوکیت" کا پہلا باب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے اعتدالیوں سے قطع نظر، جہاں تک بجائے خود اِس فطری عدمِ مساوات کا تعلق ہے، اِسے قرآن اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا اور اس کی تقسیم و تقدیر (Dispensation) کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور اُس کی پوری اسکیم میں کہیں اِس تخیل کا نشان نہیں ملتا کہ اِس عدمِ مساوات کو مٹا کر کوئی ایسا نظام قائم کرنا مطلوب ہے جس میں سب انسانوں کو ذرائع معاش برابر ملیں:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ط

(الانعام: ۱۶۵)

"اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو زمین کے خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض کے اوپر بلند درجے دیئے تاکہ جو کچھ بھی تم لوگوں کو اس نے دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے"۔

انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ط وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ٥ (بنی اسرائیل: ۲۱)

"دیکھو، کس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور آخرت تو درجات کے فرق اور تفضیل میں اور بھی زیادہ ہے"۔

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ط وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ٥ (الزخرف: ۳۲)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا تیرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت تقسیم کی ہے اور ان میں سے بعض کو بعض پر بلند درجے دیے ہیں تاکہ ان میں سے کچھ لوگ کچھ دوسرے لوگوں سے کام لیں۔ اور تیرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) تو اس مال و دولت سے بھی بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔"[۱]

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل : ۳۰)

"درحقیقت تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان پر نظر رکھتا ہے۔"

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(الشوریٰ : ۱۲)

"آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے قبضے میں ہیں، جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا دیتا ہے، وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

---

[۱] یہ بات اس سیاق و سباق میں فرمائی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کہتے تھے کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے سردار کو پیغمبر کیوں نہ بنایا گیا، خدا کو پیغمبر ہی بھیجنا تھا تو اس کے لیے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انتخاب کی کیا وجہ ہو سکتی تھی (قرآن، الزخرف : ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ
وَیَقْدِرُ لَہٗ ط (سبا : ۳۹)

"اے نبی، کہو کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے نپا تلا کر دیتا ہے۔"

قرآن ہدایت کرتا ہے کہ لوگوں کو یہ فطری عدمِ مساوات ٹھنڈے دل سے قبول کرنی چاہیے اور دوسروں کو جو فضیلت خدا نے بخشی ہو اس پر رشک و حسد نہ کرنا چاہیے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط
لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ
مِّمَّا اکْتَسَبْنَ ط وَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ
کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (النساء : ۳۲)

"اور تمنا نہ کرو اُس فضیلت کی جو اللہ نے تم میں سے کسی کو کسی پر عطا کی ہو۔ مردوں کے لیے حصہ ہے ان کی کمائی میں سے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے ان کی کمائی میں سے۔ البتہ اللہ سے اس کا فضل مانگو، یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

دو آیتیں جن سے آج کل کچھ لوگ یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قرآن لوگوں کے درمیان رزق میں مساوات چاہتا ہے، حسبِ ذیل ہیں:

وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ج فَمَا
الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِہِمْ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ (النحل : ۷۱)

"اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، تو جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دینے والے نہیں ہیں کہ وہ اور ان کے غلام اس میں برابر ہو جائیں۔ پھر کیا اللہ ہی کے احسان کا یہ لوگ انکار کرتے ہیں؟"

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (الروم : ۲۸)

"اللہ تمھیں خود تمھاری اپنی ہی ذات سے ایک مثال دیتا ہے۔ کیا تمھارے غلاموں میں سے کچھ غلام اُس رزق میں جو ہم نے تمھیں دیا ہے تمھارے ایسے شریک ہیں کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں اور تم ان سے اُس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو؟ اِسی طریقہ سے ہم نشانیاں کھول کر پیش کرتے ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے۔"

لیکن ان دونوں آیتوں کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں، اور جس سیاق و سباق میں یہ آئی ہیں اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے، کہ یہاں دراصل معاشی عدمِ مساوات کو مذموم قرار دینے اور اس کو مٹا کر مساوات قائم کرنے کی کوئی تلقین نہیں کی گئی ہے، بلکہ اِس امرِ واقعہ کو، جو انسانوں میں پایا جاتا ہے، شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یعنی استدلال یہ ہے کہ جب تم اللہ کے دیے ہوئے رزق میں اپنے غلاموں کو اپنے ساتھ برابر کا شریک بنانے کیلیے تیار نہیں ہو تو اللہ کے متعلق تم نے یہ کیسا تصور قائم کیا ہے کہ اس کی مخلوقات میں سے کوئی خدائی میں اس کا شریک ہے؟[۶]

۵۔ رہبانیت کے بجائے اعتدال اور پابندیٔ حُدود

قرآن اس حقیقت کو بھی بار بار زور دے کر بیان کرتا ہے کہ خدا نے دنیا میں اپنی نعمتیں اسی لیے پیدا کی ہیں کہ اس کے بندے ان سے متمتع ہوں۔ خدا کا منشا یہ ہرگز نہیں ہے اور نہیں ہو سکتا کہ انسان ان نعمتوں سے اجتناب کر کے رہبانیت اختیار کر لے۔ البتہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ پاک اور ناپاک میں امتیاز کیا جائے، جائز اور ناجائز طریقوں میں فرق کیا جائے، تمتّع اور انتفاع صرف حلال و طیّب تک محدود رہے، اور اس میں بھی حدِ اعتدال سے تجاوز نہ ہو:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

(البقرہ : ۲۹)

---

[۶] یہ بات سورۃ النحل کو آیت ۱۷ سے ۷۶ تک اور سورہ الروم کو آیت ۲۰ سے ۳۵ تک پڑھنے سے پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ دونوں عبارتوں میں موضوع بحث دراصل شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات ہے۔ ان دونوں مقامات کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم، صفحات ۵۵۴ تا ۵۵۸۔ جلد سوم، صفحات ۷۴۲ تا ۷۵۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔"

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ (الاعراف: ۳۲)

"اے نبی! اِن سے پوچھو، کس نے حرام کر دیا اللہ کی اُس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے اور رزق کی عمدہ چیزوں کو؟"

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ (المائدہ: ۸۸)

"اور کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تم کو بخشی ہیں حلال اور پاکیزہ اور بچے رہو اُس خدا کی ناراضی سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔"

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

(البقرہ: ۱۶۸)

"لوگو، کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال اور پاک، اور شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○ (الاعراف: ۳۱)

"کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ
اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج

(الحدید: ۲۷)

"اور رہبانیت انھوں نے (یعنی عیسٰیؑ ابن مریم کے پیروؤں نے) خود ایجاد کر لی۔ ہم نے وہ ان پر نہیں لکھی تھی، مگر صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش (ان پر لازم کی تھی)، پس انھوں نے اس کا لحاظ نہ کیا جیسا کہ اس کا حق تھا۔"

۶۔ کسبِ مال میں حرام وحلال کا امتیاز

اس غرض کے لیے قرآن یہ پابندی عائد کرتا ہے کہ دولت صرف حلال طریقوں سے حاصل کی جائے اور حرام طریقوں سے اجتناب کیا جائے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ
رَحِيْمًا ۝ (النساء: ۲۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت ہو تمھاری آپس کی رضامندی سے[1]،

---

[1] تجارت سے مراد ہے اشیاء اور خدمات کا تبادلہ بالعوض (الجصاص، احکام القرآن، ج ۲، ص ۲۱۰۔ مطبعۃ البہیۃ، مصر، ۱۳۴۷ھ۔ ابن العربی، احکام القرآن، ج ۱، ص ۱۴۰۔

(باقی اگلے صفحہ پر دیکھیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے آپ کو (یا ایک دوسرے کو) ہلاک نہ کرو، اللہ تمہارے اوپر رحیم ہے۔"

۷۔ کسبِ مال کے حرام طریقے

باطل طریقوں کی پوری تفصیل تو احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قانونِ اسلامی کی کتابوں میں فقہاء نے بیان کی ہے۔ لیکن ان میں سے بعض جن کی صراحت قرآن میں کی گئی ہے، یہ ہیں:

(الف) وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ (البقرہ : ۱۸۸)

"اور آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ اور نہ اُن کو حکام کے سامنے پیش کرو تاکہ کھاجاؤ جانتے بوجھتے لوگوں کے مال گناہ کے ساتھ۔"[ه۵]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مطبعۃ السعادہ، مصر، ۱۳۳۱ھ)۔ آپس کی رضامندی کی شرط خود بخود یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس تبادلہ میں کسی نوعیت کا دباؤ نہ ہو، اور نہ کوئی دھوکا یا ایسی چال ہو جو اگر دوسرے فریق کے علم میں آجائے تو وہ اس پر راضی نہ ہو۔

ه۵ "حکام کے سامنے پیش کرنے سے مراد دوسرے کے مال کی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ لے کر حاکموں کے پاس جانا بھی ہے، اور حکام کو رشوت دے کر دوسرے کی ملکیت پر غاصبانہ قبضہ کرنا بھی" (آلوسی، رُوح المعانی، ج ۲، ص ۶۰)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ط (البقرہ : ۲۸۳)

"پس اگر تم میں سے ایک شخص دوسرے پر اعتماد کرکے کوئی امانت اس کے سپرد کرے تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے اسے امانت ادا کرنی چاہیے اور اللہ، اپنے رب کے غضب سے ڈرنا چاہیے۔"

(ج) وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ۔ (آل عمران : ۱۶۱)

"اور جو کوئی غلول (پبلک کے مال میں خیانت) کرے وہ اپنے خیانت کیے ہوئے مال سمیت قیامت کے روز حاضر ہوگا اور ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملے گا۔"

(د) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا۔

(المائدہ : ۳۸)

"چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا

.... (المائدہ : ۳۳)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فساد برپا کرتے ہیں[۱] ان کی جزا تو یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا صلیب دیے جائیں......"

(ھ) إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ○

(النساء: ۱۰)

"جو لوگ یتیموں کے مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم کی آگ میں جلیں گے۔"

(و) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ○ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ○ (المطففين: ۱ تا ۳)

"تباہی ہے ان کم تولنے والوں کے لیے جو دوسروں سے لیتے ہیں تو پورا پیمانہ بھر کے لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔"

(ز) إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ (النور: ۱۹)

---

[۱] اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاکے اور رہزنی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (الجصاص، ج ۲، ص ۴۹۴)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحش کی اشاعت ہو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔"

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ...... اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (لقمان : ٦)

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو خریدتا ہے کلامِ دلفریب تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکا دے ...... ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔"[۱۰]

(۳) وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

(النور : ۳۳)

"اپنی لونڈیوں کو قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ بچنا چاہتی ہوں محض اس لیے کہ تم دنیوی زندگی کے فائدے حاصل کرنا چاہتے ہو۔"[۱۱]

---

۱۰ اس آیت میں کلام دلفریب سے مراد گانا بجانا اور ہر وہ لہو و لعب ہے جو راہِ خدا سے بھٹکانے والا ہو (ابنِ جریر، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج ۲۱، ص ۳۹ تا ۴۱۔ مطبعۃ الامیریہ، مصر، ۱۳۲۸ھ)۔

۱۱ اس آیت کا اصل مقصد قحبہ گری کے پیشے کا انسداد ہے۔ لونڈیوں کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ قدیم زمانے میں اہلِ عرب کے ہاں قحبہ گری (Prostitution)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۳۲)

"اور زنا کے قریب نہ پھٹکو، یہ بے حیائی اور برا چلن ہے۔"

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (النور: ۲)

"زانی مرد اور زانیہ عورت دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔"[۱۲]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کا سارا کاروبار لونڈیوں کے ذریعہ سے چلتا تھا۔ لوگ اپنی جوان اور خوبصورت لونڈیوں کو چکلے میں بٹھا دیتے تھے اور ان کی کمائی کھاتے تھے (ابن جریر، ج ۱۸، صفحات ۵۵ تا ۵۸ - ۱۰۳ - ۱۰۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج ۳، ص ۸۹ - ۲۸۸ مطبعۃ مصطفیٰ محمد، مصر، ۱۹۳۷ء۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ج ۲، ص ۷۶۲، دائرۃ المعارف، حیدر آباد، ۱۳۳۷ھ)۔

۱۲؎ زنا کو جرم قرار دینے کے ساتھ ہی اسلام میں زنا کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بھی حرام کر دیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدترین کمائی قرار دیا۔ بخاری، کتاب ۳۴، باب ۱۱۳۔ کتاب ۳۷، باب ۲۰۔ کتاب ۶۸، باب ۵۰۔ کتاب ۷۶، باب ۴۶۔ کتاب ۷۷، باب ۹۶۔

مسلم، کتاب ۲۲، حدیث نمبر ۳۹ - ۴۱

ابوداؤد، کتاب ۲۲، باب ۳۹ - ۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ط) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ (المائدہ : ۹۰)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، شراب اور جوا اور بُت اور فال کے تیر (یا پانسے) تو گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو۔"[۱۳]

(ی) وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط

(البقرہ : ۲۷۵)

"اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا۔"[۱۴]

(ص) ترمذی، کتاب ۹، باب ۳۷۔ کتاب ۱۲، باب ۴۶۔ کتاب ۲۶، باب ۲۳۔
نسائی، کتاب ۴۲، باب ۵۔ کتاب ۴۴، باب ۹۰۔
ابنِ ماجہ، کتاب ۱۲، باب ۹۔

[۱۳] "تمام وہ چیزیں جو قرآن میں حرام کی گئی ہیں ان کی صنعت و تجارت بھی ممنوع ہے۔ کیونکہ تحریم تمام طریقوں سے انتفاع کے ممنوع ہونے کی مقتضی ہے" (الجصاص، ج ۲، ص ۲۱۲)۔

[۱۴] اس سے معلوم ہوا کہ بیع کی صورت میں اصل رأس المال پر جو منافع کسی شخص کو حاصل ہو، یا شرکت فی البیع کی صورت میں حصۂ رسدی کے مطابق جو منافع شرکاء میں تقسیم ہو، وہ حلال ہے، لیکن قرض کے معاملہ میں اصل سے زائد اگر کوئی چیز قرض خواہ قرض دار سے وصول کرے تو وہ حرام ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ تجارتی منافع کی طرح جائز منافع قرار نہیں دیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(البقرہ: ۲۷۸ تا ۲۸۰)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور جو سود وصول طلب رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور رسولؐ کی طرف سے اعلانِ جنگ قبول کرو۔ اور اگر توبہ کر لو تو تمھیں اپنے اصل مال واپس لینے کا حق ہے۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر تمھارا قرض دار تنگ دست ہو تو اس کی آسودگی تک اسے مہلت دو۔ اور اگر معاف کر دو تو یہ تمھارے ہی لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔"[۱۵]

---

[۱۵] آیت کے الفاظ سے یہ بات خود ظاہر ہوتی ہے کہ یہ حکم قرض کے معاملہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس طرح کے کسی معاملہ میں اصل سے زائد اگر کوئی چیز قرض خواہ اپنے قرض دار سے لینے کی شرط کرے تو یہ ربٰو ہے۔ اس میں نہ شرح کی کمی بیشی سے کوئی فرق پڑتا ہے اور نہ یہ سوال قابلِ لحاظ ہے کہ قرض لینے والا کس غرض کے لیے لے رہا ہے (ص)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح قرآن نے حصولِ دولت کے جن طریقوں کو ممنوع ٹھیرایا ہے وہ مختصراً یہ ہیں :

(۱) دوسرے کا مال اس کی رضا کے بغیر اور بلا عوض لینا، یا بالعوض اور برضا یا بلا عوض اور برضا اس طرح لینا کہ رضامندی کسی دباؤ یا دھوکے کا نتیجہ ہو، (۲) رشوت، (۳) غصب، (۴) خیانت، خواہ وہ افراد کے مال میں ہو یا پبلک کے مال میں، (۵) چوری اور ڈاکہ، (۶) مالِ یتیم میں بے جا تصرّف، (۷) ناپ تول میں کمی بیشی، (۸) فحش پھیلانے والے ذرائع کا کاروبار، (۹) گانے بجانے کا پیشہ، (۱۰) قحبہ گری اور زنا کی آمدنی، (۱۱) شراب کی صنعت اور اس کی بیع اور اس کا حمل و نقل، (۱۲) جُوا اور تمام وہ طریقے جن سے کچھ لوگوں کا مال کچھ دوسرے لوگوں کی طرف منتقل ہونا محض بخت و اتفاق پر مبنی ہو، (۱۳) بُت گری، بُت فروشی اور بُت خانوں کی خدمات، (۱۴) قسمت بتانے اور فال گیری وغیرہ کا کاروبار، (۱۵) سُود، خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ اور خواہ وہ شخصی ضروریات کے قرضوں پر ہو یا تجارتی و صنعتی اور زراعتی ضروریات کے قرضوں پر۔

---

(۴) آج کل جو لوگ سُود کی حُرمت کو صرف ان قرضوں تک محدود قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں جو کوئی شخص اپنی ذاتی ضروریات کے لیے لے، اور کاروباری قرضوں کے سُود یا بینک کے سُود کو حلال قرار دیتے ہیں ان کی بات بالکل بے دلیل ہے۔ اس کی دلیل نہ قرآن میں کہیں موجود ہے، نہ حدیث میں، نہ فقہ میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بُخل اور اکتناز کی ممانعت

دولت حاصل کرنے کے غلط طریقوں کو حرام کرنے کے ساتھ قرآن مجید جائز طریقوں سے حاصل شدہ دولت کو بھی جمع کر کے روک رکھنے کی سخت مذمت کرتا ہے، اور ہمیں بتاتا ہے کہ بُخل ایک بہت بڑی بُرائی ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ (الھمزہ: ۱ تا ۴)

"بڑی خرابی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو عیب چین اور بدگو ہو، جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا، وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا، ہرگز نہیں، وہ پھینکا جائے گا توڑ ڈالنے والی آگ میں۔"

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (التوبہ: ۳۴)

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک سزا کی خبر دے دو۔"

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(التغابن : ۱۶)

"اور جو دل کی تنگی (یا نفس کی بخیلی) سے محفوظ رہے، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (آل عمران: ۱۸۰)

"اور جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے فضل کے معاملہ میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے۔ بلکہ یہ ان کے لیے بہت بُرا ہے۔ جس مال میں انھوں نے بخل کیا ہے اسی کا طوق قیامت کے روز ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔"[۱۶]

۹۔ زر پرستی اور حرصِ مال کی مذمّت

اِس کے ساتھ قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ زر پرستی، دولتِ دنیا کی حرص و ہوس، اور خوشحالی پر فخر و غرور انسان کی گمراہی اور بالآخر اس کی تباہی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (التکاثر: ۱ تا ۳)

"تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے کی فکر نے مستغرق کر رکھا ہے، قبر میں جانے تک تم اسی فکر میں منہمک رہتے ہو، یہ ہرگز

---

[۱۶] قرآن مجید میں اس مضمون کو جگہ جگہ مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو سورۂ محمدؐ، آیت ۳۸۔ الحدید، آیت ۲۴۔ العنکبوت، آیت ۴۳۔ المعارج، آیت ۲۱۔ المدثر، آیت ۴۵۔ الفجر، آیات ۱۵ تا ۲۰۔ اللیل، آیت ۱۱۔ الماعون، آیات ۱، ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمھارے لیے نافع نہیں ہے، جلدی ہی تم کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔"

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ٥ (القصص: ۵۸)

"کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو اپنی معیشت پر اترائیں، اب دیکھ لو اُن کے گھروں کو، کم ہی کوئی ان کے بعد ان گھروں میں بسا ہے، اور ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔"

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ٥ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ٥

(السبا: ۳۴-۳۵)

"ہم نے جس بستی میں بھی کوئی متنبہ کرنے والا بھیجا اُس کے دولت مند لوگوں نے اُس سے کہا کہ جو پیغام رسالت تم لے کر آئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ اور انھوں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال اولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز عذاب پانے والے نہیں ہیں۔"

۱۰۔ بے جا خرچ کی مذمت

دوسری طرف قرآن مجید اس بات کی بھی سخت مذمت کرتا ہے کہ انسان جائز طریقوں سے حاصل شدہ دولت کو ناجائز کاموں میں اُڑائے، یا اپنے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیش اور لطف و لذت پر اُسے صرف کرتا چلا جائے اور اپنا معیارِ زندگی زیادہ سے زیادہ بلند کرنے کے سوا اپنی دولت کا کوئی اور مصرف اس کی نگاہ میں نہ ہو:

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(الانعام: ۱۴۱)

"خرچ میں حد سے نہ گزرو، اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا"

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل: ۲۶-۲۷)

"فضول خرچی نہ کرو، فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے"

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف: ۳۱)

"کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ گزرو، اللہ حد سے گزر جانیوالوں کو پسند نہیں کرتا"

قرآن کی نگاہ میں انسان کے لیے صحیح روش یہ ہے کہ وہ اپنی ذات پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لے۔ اُس کے مال پر اس کی اپنی ذات کا اور اس کے متعلقین کا حق ہے جسے ادا کرنے میں اس کو بخل بھی نہ کرنا چاہیے، لیکن صرف یہی ایک حق نہیں ہے کہ وہ سب کچھ اسی پر لٹا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوئی دوسرا حق نہ پہچانے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا ○

(بنی اسرائیل: ۲۹)

"اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ رکھ (کہ کچھ خرچ نہ کرے) اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیٹھا رہ جائے۔"

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ○ (الفرقان: ۶۷)

"(اور اللہ کے نیک بندے وہ ہیں) جو خرچ میں نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔"

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ط (القصص: ۷۷)

"جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس کے ذریعے سے آخرت کے گھر کی بہتری کے لیے کوشش کر اور اپنا دنیا کا حصہ بھی فراموش نہ کر، اور (خلق خدا کے ساتھ) احسان کر جس طرح خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے، اور (اپنی دولت کے ذریعے سے) زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کر۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ دولت خرچ کرنے کے صحیح طریقے

معقول حد کے اندر اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کے بعد آدمی کے پاس ان کی حلال طریقوں سے کمائی ہوئی دولت کا جو حصہ بچے اسے خود ان کاموں پر ان کو صرف کرنا چاہیے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ

(البقرہ : ۲۱۹)

"لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (راہِ خدا میں) وہ کیا خرچ کریں، کہو جو کچھ تمھاری ضرورت سے زیادہ ہو۔"

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ ......

(البقرہ : ۱۷۷)

"نیکی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ تم نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لیا، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخر پر اور ملائکہ اور کتاب اور نبیوں پر، اور مال دے اللہ کی محبت میں اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مدد مانگنے والوں کو اور خرچ کرے غلامی سے لوگوں کی گردنیں چھڑانے میں ......"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران: ۹۲)

"تم نیکی کا مقام ہرگز نہ پاسکو گے جب تک کہ خرچ نہ کرو اپنے وہ مال جو تمھیں محبوب ہیں، اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہوگا۔"

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ

(النساء: ۳۶ تا ۳۸)

"اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نیک سلوک کرو والدین کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور ہم نشین دوست کے ساتھ، مسافر کے ساتھ اور ان غلاموں کے ساتھ جو تمھارے قبضے میں ہوں۔ درحقیقت اللہ اترانے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں، اور اُس فضل کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انھیں بخشا ہے۔ ایسے ناشکروں کے لیے ہم نے رُسوا کُن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں، جو اپنے مال دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔"

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ: ۲۷۳)

"(راہِ خدا میں خرچ کے مستحق) وہ تنگ حال لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں ایسے گِھر گئے ہیں کہ زمین میں اپنی روزی کمانے کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے،[1] ناواقف آدمی ان کی خود داری کی وجہ سے ان

---

[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سے مراد وہ چار سو رضا کار تھے جو عرب کے مختلف حصّوں سے اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینے آ گئے تھے اور اپنی زندگی انھوں نے اِس کام کے لیے وقف کر رکھی تھی کہ تعلیم حاصل کریں اور تبلیغ، تعلیم اور جہاد کی جس مہم پر بھی آنحضرتؐ ان کو جب اور جہاں بھیجنا چاہیں بھیج دیں۔ ان خدمات کے لیے اپنا سارا وقت دے دینے کی وجہ سے وہ اپنی معاش کے لیے دوڑ دھوپ (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو غنی سمجھتا ہے، مگر تم ان کے چہروں سے ان کو پہچان سکتے ہو، وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ جو کچھ مال تم ان پر خرچ کرو گے اللہ کو اس کا علم ہو گا۔"

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ (الدھر: ۸-۹)

"(اور نیک لوگ) اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو اور کہتے ہیں کہ ہم محض اللہ کی خوشنودی کے لیے تمھیں کھلاتے ہیں، تم سے کسی بدلے یا شکریے کے خواہشمند نہیں ہیں۔"

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ (المعارج: ۲۴-۲۵)

"(اور دوزخ کی آگ سے محفوظ) وہ لوگ ہیں جن کے مالوں میں ایک طے شدہ حصہ ہے مدد مانگنے والے اور محروم کے لیے (یعنی انھوں نے اپنے مال میں ان کا باقاعدہ حصہ مقرر کر رکھا ہے)۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہ کر سکتے تھے (زمخشری، الکشاف، ج ۱، ص ۱۲۶، المطبعۃ البہیۃ، مصر، ۱۳۴۳ھ)۔ اسی طرح اب جو لوگ اپنا سارا وقت تعلیم، تبلیغ اور اجتماعی بھلائی کے دوسرے کاموں کے لیے وقف کر چکے ہوں اور اپنے ذاتی کاروبار کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہ پاتے ہوں وہ اس آیت کے مصداق ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا وَّاٰتُوْھُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اٰتٰىکُمْ ط (النور : ۳۳)

"اور تمھارے غلاموں میں سے جو (فدیہ دے کر آزادی حاصل کرنے کا) معاہدہ کرنا چاہیں ان سے معاہدہ کر لو اگر تم ان کے اندر کوئی بھلائی پاتے ہو۔ اور (اس فدیہ کی ادائی کے لیے) اُن کو اللہ کے اُس مال میں سے دو جو اس نے تمھیں عطا کیا ہے۔"

اس خرچ کو قرآن نہ صرف یہ کہ ایک بنیادی نیکی کہتا ہے بلکہ تاکیداً وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ ایسا نہ کرنے میں معاشرے کی مجموعی ہلاکت ہے:

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ج وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○

(البقرہ : ۱۹۵)

"خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور احسان کرو، اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

۱۲۔ مالی کفّارے

اس عام اور رضاکارانہ انفاق فی سبیل اللہ کے علاوہ قرآن مجید بعض گناہوں یا کوتاہیوں کی تلافی کے لیے مالی کفّارے بھی مقرر کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص قسم کھا کر توڑ دے اس کے لیے حکم ہے کہ:

فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ

(المائدہ : ۸۹)

"اس کا کفّارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جیسا اوسط درجہ کا کھانا تم اپنے بال بچّوں کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑے دینا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا۔ مگر جو ایسا نہ کر سکتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے۔"

اسی طرح جو شخص اپنی بیوی کو ماں بہن سے تشبیہ دے کر اپنے لیے حرام کرلے پھر اس سے رجوع کرنا چاہے اس کے لیے حکم ہے:

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ......

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ......

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ

(المجادلہ : ۳ - ۴)

"قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (شوہر) ایک غلام آزاد کرے ...... اور جو غلام نہ پاتا ہو وہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے .... اور جو اس کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔"

ایسے ہی کفارے حج کے سلسلے میں بھی بعض کوتاہیوں کے معاملہ میں تجویز کیے گئے ہیں (البقرہ : ۱۹۶ - المائدہ : ۹۵) اور ایسا ہی فدیہ روزوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معاملہ میں مقرر کیا گیا ہے (البقرہ : ۱۸۴)

۱۴۔ انفاق کے مقبول ہونے کی لازمی شرائط

لیکن یہ خرچ قرآن کی رُو سے صرف اُسی صورت میں راہِ خدا کا خرچ قرار پاسکتا ہے جب کہ اس میں خود غرضی نہ ہو، ریاکاری اور نمائش نہ ہو، احسان جتانے اور اذیت دینے کی کوئی کوشش نہ ہو، اپنا بدتر مال چھانٹ کر نہ دیا جائے بلکہ عمدہ اور بہتر مال دیا جائے، اور اس میں اللہ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی مقصود پیشِ نظر نہ ہو:

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ (النساء : ۳۸)

"اور اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا) جو اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور یومِ آخر پر ایمان نہیں رکھتے، جس شخص کا رفیق شیطان ہوا اس کو بہت ہی برا رفیق ملا۔"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط (البقرہ : ۲۶۴)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے صدقات احسان جتا کر اور اذیت دے کر اُس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یومِ آخر پر ایمان نہیں رکھتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ (البقرہ : ۲۶۲-۲۶۳)

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر اپنے خرچ کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ اذیت دیتے ہیں، انہی کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور ان کے لیے کسی خوف اور غم کا موقع نہیں ہے۔ ایک بھلی بات اور ایک درگزر کا فعل بہتر ہے اُس صدقہ سے جس کے پیچھے اذیت ہو، اور اللہ بے نیاز اور بُردبار ہے۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

(البقرہ : ۲۶۷)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، اللہ کی راہ میں خرچ کرو اُن عمدہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں۔ ردّی چیزیں چھانٹ کر اللہ کی راہ میں نہ دو، حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ تمھیں دی جائیں تو تم ہرگز انھیں نہ لو اِلّا یہ کہ اِغماض برت جاؤ۔ خوب جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے اور بہترین صفات رکھتا ہے۔"

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ ۝

(البقرہ : ۲۷۱)

"اگر علانیہ صدقات دو تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجتمند لوگوں کو دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے اور تمھاری بہت سی بُرائیوں کو دُور کرنیوالا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔"

۱۴- انفاق فی سبیل اللہ کی اصل حیثیت

یہ راہِ خدا کا خرچ، جسے قرآن کبھی اِنفاق، کبھی اِنفاق فی سبیل اللہ، کبھی صدقہ اور کبھی زکوٰۃ کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے، محض ایک نیکی اور خیرات نہیں ہے بلکہ ایک عبادت اور اسلام کے پانچ ارکان —— ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج —— میں سے تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں ۳۷ مقامات پر اس کا اور نماز کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور پورے زور کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ یہ دونوں چیزیں لازمۂ اسلام اور مدارِ نجات ہیں[۵۱]۔ وہ کہتا ہے کہ زکوٰۃ

---

[۵۱] مثال کے طور پر قرآن مجید کے حسب ذیل مقامات ملاحظہ ہوں:

البقرہ، آیات ۳-۴۳-۸۳-۱۱۰-۱۷۷-۲۷۷- النساء: ۷۷-۱۶۲——

(باقی صفحہ ۴۶ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ سے اسلام کا رُکن رہی ہے :

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ (الانبیاء : ۷۳)

"اور اُن کو (یعنی ابراہیم، لوط، اسحاق اور یعقوب علیہم السّلام کو) ہم نے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور ان کی طرف ہم نے نیک کاموں کا اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔"

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البیّنۃ : ۵)

"اور اہلِ کتاب کو اِس کے سوا کسی چیز کا حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵) المائدہ : ۱۲ - ۵۵ — الانفال : ۳ — التوبہ : ۵ - ۱۱ - ۱۸ - ۷۱
الرّعد : ۲۲ — ابراہیم : ۳۱ — مریم : ۳۱ - ۵۵ — الانبیاء : ۷۳ — الحج : ۳۵ - ۴۱ - ۷۸
المومنون : ۲ — النور : ۳۷ - ۵۶ — النمل : ۳ — لقمان : ۴ — الاحزاب : ۳۳ —
فاطر : ۲۹ — الشوریٰ : ۳۸ — المجادلہ : ۱۳ — المعارج : ۲۳ — المزمّل : ۲۰ —
المدثر : ۴۳ — البیّنۃ : ۵ — الماعون : ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی صحیح دین ہے۔"

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ٥ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ٥ (مریم : ۵۴-۵۵)

"اور ذکر کرو اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا، وہ وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا اور وہ اپنے متعلقین کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ آدمی تھا"

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف .... وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط (البقرہ : ۸۳)

"اور یاد کرو، ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کروگے ..... اور یہ کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔"

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ٥ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ٥ (مریم : ۳۰-۳۱)

"(عیسیٰؑ ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا جہاں بھی میں رہوں، اور مجھے ہدایت دی کہ جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کا پابند رہوں"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی طرح یہ زکوٰۃ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں بھی دین اسلام کا ایک رُکن ہے۔ مسلم ملت میں کسی شخص کے شامل ہونے کے لیے جس طرح ایمان اور نماز ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی ضروری ہے:

مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرٰهِيمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِينَ ..... فَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ ط

(الحج: ۷۸)

"(اللہ نے تمھارے لیے) تمھارے باپ ابراہیم کا طریقہ مقرر کیا ہے، اسی نے تمھارا نام مسلم رکھا ہے ..... پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ کا دامن مضبوطی سے تھامے رہو"

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج فِيهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۙ (البقرہ: ۲-۳)

"یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ راہ بتانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو جو بے دیکھے ماننے والے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں"

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ .... اَلَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط (الانفال: ۲-۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مومن تو وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں..... جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس رزق میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انھیں دیا ہے۔ یہی لوگ حقیقت میں مومن ہیں۔"

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ (المائدہ: ۵۵)

"تمھارے رفیق تو اللہ اور اللہ کا رسولؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں، جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ خدا کے سامنے جھکنے والے ہیں۔"

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ (التوبہ: ۱۱)

"پس اگر (مشرکین اپنے شرک سے) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہو جائیں گے۔"

یہ زکوٰۃ صرف معاشرے کی بھلائی ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ خود زکوٰ دینے والوں کی اپنی روحانی ترقی اور ان کے اخلاق کی درستی اور ان کی فلاح و نجات کے لیے بھی ضروری ہے۔ یہ ایک ٹیکس نہیں ہے بلکہ نماز کی طرح ایک عبادت ہے۔ انسان کی اصلاحِ نفس کے لیے قرآن جو دستور العمل دیتا ہے، یہ اس کا ایک لازمی جزء ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ

(التوبہ : ۱۰۳)

"(اے نبیؐ) ان کے اموال میں سے ایک صدقہ وصول کر کے انھیں پاک کر دو اور ان میں اوصافِ حمیدہ کو نشو و نما دو، اور ان کے حق میں دُعائے خیر کرو، تمھاری دُعا ان کے لیے باعثِ تسکین ہو گی"

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ

(آلِ عمران : ۹۲)

"تم نیکی کا مقام کبھی نہ پا سکو گے جب تک کہ اپنی محبوب چیزیں خرچ نہ کرو"

وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (التغابن : ۱۶)

"اور خرچ کرو، یہ تمھارے اپنے ہی لیے بہتر ہے، اور جو دل کی تنگی سے بچ گیا، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں"

۱۵۔ لازمی زکوٰۃ اور اُس کی شرح

قرآن نے اس تعلیم و ہدایت سے معاشرے کے افراد میں رضاکارانہ انفاق فی سبیل اللہ کی ایک عام رُوح پھونک دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی کہ آپ کم سے کم انفاق کی ایک حد مقرر کر کے ایک فریضہ کے طور پر اسلامی ریاست کی طرف سے اس کی تحصیل اور تقسیم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظام کریں :

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً (التوبہ : ۱۰۳)

"(اے نبیؐ) ان کے اموال میں سے ایک صدقہ وصول کرو"

یہ "ایک صدقہ" کا لفظ اِس امر کی طرف اشارہ تھا کہ عام صدقات، جو فرداً فرداً بطورِ خود لوگ دیتے ہیں، اُن کے علاوہ ایک خاص مقدار صدقہ اُن پر فرض کر دی جائے، اور اُس کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کریں۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اقسام کی ملکیتوں کے بارے میں ایک کم سے کم حد مقرر فرما دی جس سے کم پر فرض زکوٰۃ عائد نہ ہوگی، پھر بقدرِ نصاب یا اس سے زائد ملکیتوں پر مختلف اموال کے معاملہ میں زکوٰۃ کی حسبِ ذیل شرح مقرر فرمائی[۱۹] :

(۱) سونے چاندی اور زرِ نقد کی صورت میں جو دولت جمع[۲۰] ہو اس پر ۲½ فیصد سالانہ۔

(۲) زرعی پیداوار پر، جبکہ وہ بارانی زمینوں سے ہو	۱۰ فیصد
(۳) " " ، جبکہ وہ مصنوعی آب پاشی سے ہو	۵ فیصد
(۴) معدنیات پر جبکہ وہ نجی ملکیت میں ہوں اور دفینوں پر	۲۰ فیصد

---

۱۹ الشوکانی، نیل الاوطار، ج ۴، ص ۹۸-۱۲۶، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۴۷ھ

۲۰ بعد میں اجماع سے یہ طے کیا گیا کہ تجارتی اموال پر بھی ۲½ فی صد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ عائد کی جائے۔ الشوکانی، ج ۴، ص ۱۱۷۔ تجارتی زکوٰۃ کا یہ اصول اُن کارخانوں پر بھی عائد ہوگا جو فروخت کے لیے مختلف قسم کے سامان تیار کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) مواشی پر، جو افزائشِ نسل اور فروخت کی غرض سے پالے جائیں، زکوٰۃ کی شرح بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ وغیرہ جانوروں کے معاملے میں مختلف ہے، جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

یہ مقدارِ زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے اُسی طرح مسلمانوں پر فرض کی ہے جس طرح روزانہ پانچ وقت کی چند رکعت نماز یں آپؐ نے اُس کے حکم سے فرض کی ہیں۔ دینی فریضے اور لزوم کے اعتبار سے اِن دونوں کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ قرآن مجید اس بات کو اسلامی حکومت کے بنیادی مقاصد میں شمار کرتا ہے کہ وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرے:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

(الحج : ۴۱)

"(یہ اہلِ ایمان، جن کو دفاعی جنگ کی اجازت دی جا رہی ہے وہ لوگ ہیں) جنھیں اگر ہم نے زمین میں اقتدار بخشا تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے، اور بدی سے روکیں گے۔"

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ...... وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(النور : ۵۵ - ۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے یہ وعدہ کیا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا...... اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

لیکن، جیساکہ اوپر کی آیات پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے، فرض زکوٰۃ کی تحصیل اور تقسیم کا انتظام اگرچہ اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے، مگر اسلامی حکومت نہ ہونے کی صورت میں، یا مسلم حکومت کے اِس طرف سے غفلت برتنے کی صورت میں، مسلمانوں پر سے یہ فرض ساقط نہیں ہو جاتا، بالکل اُسی طرح جس طرح نماز کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔ کوئی اگر وصول کرنے اور تقسیم کرنے والا نہ ہو تو ہر صاحبِ نصاب مسلمان کو خود اپنے مال سے زکوٰۃ نکالنی اور تقسیم کرنی چاہیے۔

۱۶۔اموالِ غنیمت کا خُمس

فرض زکوٰۃ عائد کرنے سے جو فنڈ فراہم ہوتا ہے اس پر قرآن نے ایک اور مد کا اضافہ بھی کیا ہے اور وہ ہے اموالِ غنیمت (Spoils of War) کا ایک حصہ۔ قرآن نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ہر لڑائی میں جو غنیمت کا مال فوج کے ہاتھ آئے اسے سپاہی بطورِ خود نہ لُوٹ لیں بلکہ سب کچھ لا کر اپنے کمانڈر کے حوالہ کر دیں، اور کمانڈر اس کے پانچ حصے کر کے چار حصے اُن سپاہیوں میں تقسیم کرے جنھوں نے معرکے میں حصہ لیا ہو، اور پانچواں حصہ الگ کر کے حکومت کے حوالہ کر دے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ
ابْنِ السَّبِيْلِ (الانفال : ۴۱)

"تم کو معلوم ہو کہ جو کچھ بھی غنیمت تم حاصل کرو اس کا پانچواں
حصّہ اللہ اور رسولؐ اور قرابت داروں[۱۲] اور یتامٰی اور مساکین اور
مسافر کے لیے ہے۔"

۷۔ مصارفِ زکوٰۃ

اِن دونوں مدّات سے جو مال حاصل ہو وہ قرآن کی رُو سے خزانۂ عامّہ

---

[۱۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں غنیمت کے خمس میں سے ایک حصّہ خود حضورؐ اپنی اور اپنے متعلّقین کی ضروریات کے لیے لیتے تھے، کیوں کہ زکوٰۃ میں آپؐ کا اور آپؐ کے رشتہ داروں کا کوئی حصّہ نہ تھا۔ لیکن آپؐ کی وفات کے بعد اس امر میں اختلاف ہوا کہ رسولؐ اور قرابت داروں کا حصّہ کس کو دیا جائے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ تھی کہ یہ حصّہ آنحضرتؐ کے لیے سربراہِ مملکت ہونے کی حیثیت سے تھا اور اب یہ آپؐ کے خلیفہ اور اس کے متعلّقین کا حق ہے۔ بعض دوسرے لوگوں کی رائے تھی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد بھی آپؐ ہی کے متعلّقین کا حق ہے۔ آخرکار اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ حصّہ جو آنحضرتؐ اور ان کے متعلّقین کے لیے تھا، اب اسلامی حکومت کی جنگی ضروریات کے لیے مخصوص کر دیا جائے۔

(الجصّاص، ج ۳، ص ۷۵-۷۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Public Exchequer) کا کوئی حصہ نہیں ہے جس کا مقصد زکوٰۃ دینے والوں سمیت تمام لوگوں کے لیے آسائشیں اور ضروری خدمات بہم پہنچانا ہوتا ہے، بلکہ قرآن نے اسے حسب ذیل مصارف کے لیے مخصوص کیا ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ (التوبہ: ۶۰)

"صدقات تو مخصوص ہیں فقراء[۲۲] کے لیے اور مساکین[۲۳] کے لیے اور اُن لوگوں کے لیے جو صدقات کی تحصیل و تقسیم کا کام کریں، اور

---

[۲۲] فقر کے اصل معنی حاجت کے ہیں اور فقیر ہر وہ شخص ہے جو اپنی ضرورت سے کم معاش پانے کے باعث مدد کا محتاج ہو (لسان العرب، ج ۵، ص ۶۰-۶۱، بیروت، ۱۹۵۶ء)۔

[۲۳] حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ مسکین وہ شخص ہے جو کما نہ سکتا ہو یا کمانے کا موقع نہ پاتا ہو (الجصاص، ج ۳، ص ۱۵۱)۔ اس تعریف کی رُو سے تمام وہ غریب بچے جو ابھی کمانے کے قابل نہ ہوئے ہوں، اور اپاہج اور بوڑھے جو کمانے کے قابل نہ رہے ہوں، اور بے روزگار یا بیمار جو عارضی طور پر کمانے کے موقع سے محروم ہو گئے ہوں، مسکین ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو[۲۴]، نیز وہ صرف ہونے چاہییں غلاموں کی گردنیں چھڑانے میں[۲۵]، قرض داروں کی مدد میں، اللہ کی راہ میں[۲۶] اور مسافروں کی خبرگیری میں[۲۷]، اللہ کی طرف سے ایک فریضہ کے طور پر۔"

۲۴؎ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین قسم کے لوگوں کو تالیفِ قلب کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا: (۱) جو مخالفینِ اسلام کمزور مسلمانوں کو تکلیفیں دیتے یا اسلام کی عداوت میں سخت تھے انھیں روپیہ دے کر نرم رویّہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا جاتا تھا۔ (۲) جو لوگ اپنی قوم یا قبیلے کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے زبردستی روکتے تھے انھیں روپیہ دے کر اس روش سے باز آجانے پر آمادہ کیا جاتا تھا۔ (۳) جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے تھے ان کی مالی مدد کی جاتی تھی تاکہ اُن کا اضطراب رفع ہو اور وہ مطمئن ہو کر مسلمانوں کے گروہ میں رہیں۔ (الجصّاص، ج ۳، ص ۱۵۲)۔

۲۵؎ اس سے مراد وہ مسلمان بھی ہیں جو لڑائیوں میں دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر غلام بنا لیے جاتے تھے، اور وہ غیر مسلم بھی جو مسلمانوں کے ہاں جنگ میں گرفتار ہو کر آتے اور فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ نیز وہ غلام بھی مراد ہیں جو پہلے سے غلام چلے آرہے تھے۔

۲۶؎ اللہ کی راہ سے مُراد جہاد اور حج ہے۔ جہاد میں جانے والا رضاکار اگر اپنی ضروریات کی حد تک مالدار بھی ہو، تب بھی وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے، کیونکہ جہاد کے لیے تیاری کرنے اور سفر وغیرہ کے مصارف بہم پہنچانے کے لیے آدمی کا ذاتی مال کافی نہیں

(۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ تقسیمِ میراث کا قانون

کسی مرد یا عورت کی وفات پر اس کے متروکہ مال کے متعلق قرآن کا قانون یہ ہے کہ یہ مال اس کے والدین، اس کی اولاد، اور اس کی بیوی یا شوہر کے درمیان ایک مقرر نسبت کے ساتھ تقسیم کیا جائے۔ اور اگر والدین اور اولاد نہ ہوں تو اس کے حقیقی اور علاتی اور اخیافی (یعنی صرف ماں شریک اور صرف باپ شریک) بھائی بہنوں کو حصہ دیا جائے۔ اس کے متعلق مفصل احکام سورۂ نساء میں بیان ہوئے ہیں[۲۸] (ملاحظہ ہو آیت ۷ تا ۱۲، اور آیت ۱۷۶)۔ یہاں ہم بخوفِ طوالت انھیں نقل نہیں کرتے۔

(ص) ہو سکتا۔ اسی طرح حج کے سفر میں اگر آدمی کا زادِ راہ ختم ہو جائے تو وہ بھی زکوٰۃ کا مستحق ہے (الجصاص، ج ۳، ص ۵۷-۱۵۶۔ نیل الاوطار، ج ۴، ص ۶۳-۱۴۴)۔

[۲۷] مسافر اپنے گھر پر چاہے مالدار بھی ہو، لیکن حالتِ سفر میں اگر وہ مدد کا محتاج ہو جائے تو اسے زکوٰۃ لینے کا حق پہنچتا ہے (الجصاص، ج ۳، ص ۱۵۷)۔

[۲۸] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قانون کی جو تشریح فرمائی ہے اس کی رُو سے قریب ترین رشتہ داروں کی غیر موجودگی میں میراث قریب تر رشتہ داروں کو پہنچے گی اور ان کی غیر موجودگی میں بدرجۂ آخرا سے ان لوگوں میں تقسیم کیا جائے گا جو غیروں کی بہ نسبت میت سے کوئی قرابت رکھتے ہوں۔ لیکن اگر کوئی رشتہ دار سرے سے موجود ہی نہ ہو تو پھر یہ مال اسلامی حکومت کے خزانہ میں داخل ہوگا۔ (نیل الاوطار، ج ۶، ص ۴۷-۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ میں قرآن نے جو اُصول اختیار کیا۔ ہے وہ یہ ہے کہ جو مال ایک شخص کی زندگی میں یکجا مرتکز ہو گیا ہو وہ اس کے مرنے کے بعد مرتکز نہ رہنے دیا جائے بلکہ اس کے قرابت داروں میں پھیلا دیا جائے۔ یہ اصول توریثِ خلفِ اکبر (Primogeniture) اور مشترک خاندانی جائداد (Joint Family System) اور ایسے ہی دوسرے طریقوں کے برعکس ہے، جن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مرتکز شدہ دولت مرنے والے کے بعد بھی مرتکز ہی رہے۔

اسی طرح قرآن متبنّٰی بنانے کے طریقے کو بھی ردّ کر دیتا ہے اور یہ قاعدہ مقرر کرتا ہے کہ جو لوگ واقعی رشتہ دار ہیں، میراث میں حق انہی کا ہے، کسی غیر آدمی کو بیٹا بنا کر مصنوعی طور پر وارث نہیں بنایا جا سکتا:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ (الاحزاب: ۴)

"اللہ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا ہے، یہ تو ایک بات ہے جو تم بس اپنے منہ سے نکالتے ہو۔"

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ (الاحزاب: ۶)

"اور رشتہ دار ہی اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔"

لیکن حقیقی وارث رشتہ داروں کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کر دینے کے بعد قرآن اُن کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ تقسیم میراث کے موقع پر جو غیر وارث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ دار آئیں ان کو بھی وہ اپنی خوشی سے کچھ نہ کچھ دیں:

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ (النساء: ۸-۹)

"اور جب تقسیم کے موقع پر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین لوگ آئیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دو اور ان سے اچھی طرح بات کرو۔ لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ رہے ہوتے تو انھیں کیسے کیسے اندیشے لاحق ہوتے، پس چاہیے کہ لوگ اللہ سے ڈریں۔"

۱۹- وصیّت کا قاعدہ

قرآن مجید وراثت کا قانون مقرر کرنے کے ساتھ آدمی کو یہ ہدایت بھی دیتا ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے ترکے کے بارے میں وصیّت کر دے:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ (البقرہ: ۱۸۰)

"تم پر لکھ دیا گیا کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ کافی مال چھوڑ رہا ہو تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے جائز طریقہ پر وصیّت کر دے، یہ حق ہے پرہیزگاروں پر۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ ایک تو مرنے والا خصوصیت کے ساتھ اپنے والدین کے حق میں اپنی اولاد کو حُسنِ سلوک کی وصیت کر جاتے، کیونکہ ان سے بوڑھے دادا دادی کی خدمت کی توقع کم ہی کی جا سکتی ہے۔ دوسرے اس کے خاندان میں جو افراد ایسے ہوں جنھیں قانون کے مطابق میراث میں سے حصّہ نہیں پہنچتا، مگر مرنے والا انھیں مدد کا مستحق سمجھتا ہو تو انھیں اپنے ترکے میں سے حصّہ دینے کی وصیّت کر دے۔ اس کے علاوہ ایک شخص اگر بہت مال چھوڑ رہا ہو تو وہ رفاہِ عام کے کاموں کے لیے بھی وصیّت کرنے کا مجاز ہے۔ کیونکہ مذکورۂ بالا آیت کا منشا یہ نہیں ہے کہ وصیّت کی اجازت صرف والدین اور رشتہ داروں تک ہی محدود رہے[۲۹]۔

وصیّت اور میراث کے [illegible] سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ شخصی املاک کے ترکوں کے معاملہ میں اسلامی اسکیم یہ ہے کہ دو تہائی تو لازماً قانونِ میراث کے مطابق تقسیم ہو، اور ایک تہائی مرنے والے کے اختیارِ تمیزی پر چھوڑ

۲۹؎ نَیل الاوطار، ج ۶، ص ۳۲-۳۳۔ اس معاملہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح سے قرآن کا جو منشاء معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کے لیے اپنے رشتہ داروں کو غریب و محتاج چھوڑ کر رفاہ عام پر خرچ کرنے کی وصیت کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ نَیل الاوطار میں بخاری، مسلم اور دوسری کتبِ حدیث سے آنحضرتؐ کے جو الفاظ نقل کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ:
"تیرا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انھیں اس حال میں چھوڑے کہ وہ محتاج ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے تاکہ وہ جس غرض کے لیے چاہے اسے صرف کرنے کی وصیت کر دے، بشرطیکہ وہ جائز طریقے پر ہو، یعنی وہ کام بھی جائز ہو جس کے لیے وصیت کی گئی ہے اور اس میں کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو[۳۰]

۲۰۔ نادان لوگوں کے مفاد کی حفاظت

جو لوگ خفیف العقل ہونے کی وجہ سے اپنی املاک میں صحیح تصرف نہ کر سکتے ہوں اور ان کو ضائع کر رہے ہوں، یا بجا طور پر اندیشہ ہو کہ ضائع کر دیں گے، ان کے بارے میں قرآن ہدایت کرتا ہے کہ ان کی املاک ان کے اختیار میں نہ دی جائیں، بلکہ وہ ان کے سرپرست یا قاضی کے انتظام میں رہیں، اور انھیں صرف اُس وقت سونپی جائیں جب اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ وہ اپنے معاملات کو ٹھیک طرح سنبھال سکیں گے:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ
فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ
(النساء: ۵-۶)

---

[۳۰] وصیت کے قانون کی تشریح کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حقِ وصیت پر تین حدود عائد کیے ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی زیادہ سے زیادہ اپنے ایک تہائی مال کی حد تک وصیت کے اختیارات استعمال کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو از روئے قانون وراثت کا حصہ پہنچتا ہو ان کے لیے کوئی وصیت دوسرے وارثوں کی رضامندی کے بغیر نہیں کی جا سکتی۔ تیسرے یہ کہ کسی وارث کو وراثت سے محروم کرنے یا اس کے حصہ میں کمی کرنے کی وصیت نہیں کی جا سکتی (نیل الاوطار، ج ۶، ص ۳۱ - ۳۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اپنے اموال، جنھیں اللہ نے تمھارے لیے زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالہ نہ کرو۔ البتہ انھیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے معقول بات کرو۔ اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اور تم ان میں ہوشمندی محسوس کرو تو ان کے مال ان کے حوالہ کر دو۔"

اس آیت میں ایک اہم نکتہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ شخصی املاک اگرچہ اُن اشخاص ہی کی مِلک ہیں جو اُن پر قانوناً حقِ ملکیت رکھتے ہوں، لیکن وہ بالکلیہ انہی کی نہیں ہیں، بلکہ اُن کے ساتھ اجتماعی مفاد بھی وابستہ ہے۔ اسی بنا پر قرآن اَمْوَالَهُمْ (ان کے مال) کہنے کے بجائے اَمْوَالَكُمْ (تمھارے مال) کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اور اسی بنیاد پر وہ سرپرستوں اور قاضیوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ جہاں شخصی املاک میں بے جا تصرّف سے معاشرے کا اجتماعی نقصان کیا جا رہا ہو، یا ایسے نقصان کا معقول اندیشہ ہو، وہاں مالک کے حقِ ملکیت اور حقِ انتفاع کو برقرار رکھتے ہوئے اس کا حقِ تصرّف اپنے ہاتھ میں لے لیں[۱۳۱]

۱۲۔ سرکاری املاک میں اجتماعی مفاد کا لحاظ

جو جائدادیں اور اموال اور آمدنیاں حکومت کی ملک ہوں، ان کے بارے میں قرآن ہدایت کرتا ہے کہ ان کا صَرف محض دولت مند طبقوں کے مفاد میں

---

[۱۳۱] ابن العربی، احکام القرآن، ج ۱، ص ۱۳۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج ۱، ص ۴۵۲۔ الجصّاص، احکام القرآن، ج ۲، ص ۷۲-۷۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ عام لوگوں کے مفاد میں ہونا چاہیے، اور خصوصیت کے ساتھ ان کے صرف میں معاشرے کے کمزور طبقات کی بھلائی کا زیادہ لحاظ رکھا جانا چاہیے:

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
مِنْكُمْ ...... لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ...... وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ ...... وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ (الحشر: ۷ تا ۱۰)

"جو کچھ پھیر دے اللہ اپنے رسولؐ کی طرف بستیوں کے لوگوں سے وہ اللہ کے لیے ہے اور رسولؐ کے لیے[۳۲] اور قرابت داروں کے لیے[۳۳] اور یتامٰی اور مساکین اور مسافر کے لیے، تاکہ یہ مال صرف تمہارے مالداروں ہی میں چکر نہ لگاتا رہے ...... نیز وہ اُن غریب مہاجرین کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور جائدادوں سے نکال دیے

---

[۳۲] اس سے مراد اسلامی ریاست کے نظم ونسق اور دفاع کے مصارف ہیں۔ اسی مد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء اپنا گزارہ لیتے تھے اور اپنے عُمّال (مثلاً عاملینِ زکوٰۃ) کی تنخواہیں بھی دیتے تھے۔ عاملینِ زکوٰۃ کی تنخواہیں خود مالِ زکوٰۃ سے دی جاتی تھیں۔

[۳۳] تشریح کے لیے ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں .... اور وہ اُن انصار کا حق بھی ہے جو مہاجرین کے آنے سے پہلے ایمان کے ساتھ دارالاسلام میں مقیم تھے ..... اور اس میں بعد کے آنے والوں کا حق بھی ہے۔"

۲۲۔ ٹیکس عائد کرنے کے متعلق اسلام کا اُصولی ضابطہ

ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں قرآن اس اُصول کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ٹیکسوں کا بار صرف اُن لوگوں پر پڑنا چاہیے جو اپنی ضرورت سے زیادہ مال رکھتے ہوں، اور ان کی دولت کے بھی صرف اُس حصّے پر یہ بار ڈالا جانا چاہیے جو ان کی ضرورت سے زائد بچتا ہو:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ قُلِ الْعَفْوَ ط

(النساء : ۲۱۹)

"وہ تم سے پُوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں، کہو جو کچھ تمھاری ضرورت سے بچے۔"

اسلامی نظامِ معیشت کی خصُوصیات

قرآن کے اِن ۲۲ نکات میں انسان کی معاشی زندگی کے لیے جو اسکیم مرتب کی گئی ہے اس کے بنیادی اُصول اور نمایاں خصائص یہ ہیں:

۱۔ یہ اسکیم معاشی انصاف ایسے طریقے سے قائم کرتی ہے جس سے ایک طرف ہر طرح کے معاشی ظلم اور بے جا استحصال کا سدِّباب بھی ہو، اور دوسری طرف معاشرے میں اخلاقی فضائل کا نشوونما بھی ہو سکے۔ قرآن کے پیشِ نظر ایسا معاشرہ بنانا نہیں ہے جس میں کوئی کسی کے ساتھ خود نیکی نہ کر سکے اور افراد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نیکی اور بھلائی کا ہر کام ایک اجتماعی مشین کے ذریعہ سے ہوتا رہے، کیونکہ اس طرح کے معاشرے میں اخلاقی فضائل کے نشوونما کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ قرآن اس کے برعکس وہ معاشرہ بناتا ہے جس میں افراد ایک دُوسرے کے ساتھ رضا کارانہ اور بے غرضانہ فیاضی، ہمدردی اور احسان کا برتاؤ کریں اور اس کی بدولت ان کے درمیان آپس کی محبّت فروغ پائے۔ اس غرض کے لیے وہ زیادہ تر انحصار لوگوں کے اندر ایمان پیدا کرنے اور ان کو تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے بہتر انسان بنانے کی تدبیروں پر کرتا ہے۔ پھر جو کسر باقی رہ جاتی ہے اس کو پُورا کرنے کے لیے وہ اُن جبری احکام سے کام لیتا ہے جو اجتماعی فلاح کے لیے ناگزیر ہیں۔ (نکات نمبر ۸ تا ۱۲۔ اور ۱۵ تا ۱۹)۔

۲۔ اس میں معاشی اَقدار کو اخلاقی اَقدار سے الگ رکھنے کے بجائے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے اور معیشت کے مسائل کو مجرّد معاشی نقطۂ نظر سے لے کر حل کرنے کے بجائے انھیں اُس مجموعی نظامِ حیات کے تناسُب میں رکھ کر حل کیا گیا ہے جس کی عمارت اسلام نے کلیۃً خدا پرستانہ تصوّرِ کائنات و فلسفۂ اخلاق پر اُستوار کی ہے (نکات ۱۔ ۲۔ ۴۔ ۵)۔

۳۔ اس میں زمین کے معاشی وسائل و ذرائع کو نوعِ انسانی پر خدا کا فضلِ عام قرار دیا گیا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ شخصی، گروہی یا قومی اجارہ داریوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے اور اس کے بجائے خدا کی زمین پر بنی نوع انسان کو اکتسابِ رزق کے زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک کھلے مواقع دیے جائیں۔ (نکتہ نمبر ۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۔ اس میں افراد کو شخصی ملکیت کا حق دیا گیا ہے مگر غیر محدود نہیں۔ فرد کے حقِ ملکیت پر دوسرے افراد اور معاشرے کے مفاد کی خاطر ضروری پابندیاں عائد کرنے کے ساتھ یہ اسکیم ہر فرد کے مال میں اُس کے اقرباء، ہمسایوں، دوستوں، حاجت مند اور کم نصیب انسانوں، اور مجموعی طور پر پُورے معاشرے کے حقوق بھی قائم کرتی ہے۔ ان حقوق میں سے بعض جبری طور پر قابلِ تنفیذ ہیں اور بعض کو سمجھنے اور ادا کرنے کے لیے خود افراد کو ذہنی و اخلاقی تربیت کے ذریعہ سے تیار کرنے کا انتظام کیا گیا ہے (نکات ۳۔ ۵۔ ۷ تا ۱۵۔ ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۰)۔

۵۔ انسانی زندگی کے معاشی نظام کو چلانے کی فطری صورت اِس اسکیم کی رُو سے یہ ہے کہ افراد اُسے آزادانہ سعی و جہد کے ذریعہ سے چلائیں اور ترقی دیں۔ لیکن یہ آزادانہ سعی و جہد اس میں بے قید نہیں رکھی گئی ہے، بلکہ معاشرے کی اور خود اُن افراد کی اپنی اخلاقی و تمدّنی اور معاشی بھلائی کے لیے اسے بعض حدود سے محدود کیا گیا ہے (نکات ۶۔ ۷۔ ۱۵۔ ۲۲)۔

۶۔ اِس میں عورت اور مرد دونوں کو اُن کی کمائی ہوئی اور میراث یا دوسرے جائز ذرائع سے پائی ہوئی دولت کا یکساں مالک قرار دیا گیا ہے اور دونوں صنفوں کو اپنے حقِ ملکیّت سے متمتع ہونے کے یکساں حقوق دیے گئے ہیں (نکات ۲۔ ۴۔ ۱۸)۔

۷۔ اِس میں معاشی توازن برقرار رکھنے کے لیے ایک طرف تو لوگوں کو بخیلی اور رہبانیّت سے روک کر خدا کی نعمتوں کے استعمال پر اُبھارا گیا ہے، اور دوسری طرف انھیں اِسراف اور فضول خرچی اور عیّاشی سے سختی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع کیا گیا ہے (نکات ۵-۸ تا ۱۰)۔

۸- اس میں معاشی انصاف قائم کرنے کے لیے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ دولت کا بہاؤ نہ تو غلط ذرائع سے کسی خاص سمت میں چل پڑے اور نہ جائز ذرائع سے آئی ہوئی دولت کہیں ایک جگہ سمٹ کر بے کار رکی رہ جائے۔ اس کے ساتھ وہ یہ انتظام بھی کرتی ہے کہ دولت زیادہ سے زیادہ استعمال اور گردش میں آئے اور اس کی گردش سے خصوصیت کے ساتھ اُن عناصر کو حصّہ ملے جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنا مناسب حصّہ پانے سے محروم رہ جاتے ہوں (نکات ۶ تا ۱۰-۱۲-۱۳-۱۵-۱۷ تا ۱۹-۲۱)۔

۹- یہ اسکیم معاشی انصاف قائم کرنے کے لیے قانون اور ریاست کی مداخلت پر زیادہ انحصار نہیں کرتی۔ چند ناگزیر تدابیر کو ریاست کی ذمّہ داری قرار دینے کے بعد وہ اس مقصد کے لیے اپنی بقیّہ تدابیر کا نفاذ افراد کی ذہنی و اخلاقی تربیت اور معاشرے کی اصلاح کے ذریعہ سے کرتی ہے تاکہ آزاد سعی و جہد کی معیشت کے منطقی تقاضوں کو برقرار رکھتے ہوئے معاشی انصاف کا مقصد حاصل ہو سکے (نکات ۱۱ تا ۲۲)۔

۱۰- معاشرے کے مختلف عناصر میں طبقاتی کش مکش پیدا کرنے کے بجائے وہ اس کے اسباب کو ختم کر کے اُن کے درمیان تعاون اور رفاقت کی رُوح پیدا کرتی ہے (نکات ۴-۶ تا ۱۱-۱۲-۱۵ تا ۱۷-۲۱-۲۲)۔

یہ اُصول نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور خلفائے راشدین کے عہد میں جس طرح عملاً ریاست اور معاشرے کے نظام میں نافذ کیے گئے تھے اس سے ہم کو احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نظائر کی شکل میں بہت سی مزید تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بحث اِس مضمون کے موضوع سے خارج ہے۔ اس کے متعلق حدیث، فقہ، تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں وسیع مواد موجود ہے جس کی طرف تفصیلات کے لیے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مآخذ

قرآنِ حکیم۔

بیضاوی، انوار التنزیل، مصطفی البابی حلبی، مصر، ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۲ء)

آلوسی، رُوح المعانی، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مصر، ۱۳۴۵ھ

الجصّاص، احکام القرآن، مطبعۃ البہیّۃ، مصر، ۱۳۴۷ھ

ابن العربی، احکام القرآن، مطبعۃ السّعادہ، مصر، ۱۳۳۱ھ

ابن جریر، جامع البیان، مطبعۃ الامیریہ، مصر، ۱۳۲۹ھ

ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، مطبعۃ مصطفیٰ محمد، مصر، ۱۹۴۷ء

الزّمخشری، الکشاف، المطبعۃ البہیّۃ، مصر، ۱۳۴۳ھ

البخاری، صحیح

مسلم، صحیح

ابوداؤد، سنن

الترمذی، سنن

النّسائی، سنن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ، سنن المصطفیٰ

الشوکانی، نیل الاوطار، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۴۷ھ

ابن عبدالبر، الاستیعاب، دائرۃ المعارف، حیدرآباد، ۱۳۳۷ھ

ابن منظور، لسان العرب، بیروت، ۱۹۵۶ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ اسلامی کا ایمان افروز سدا بہار لٹریچر

محسنِ انسانیت	نعیم صدیقی
محمد عربیؐ	عنایت اللہ سبحانی
حیاتِ طیبہ	محمد عبد الحیٔ
داعیٔ اعظم	محمد یوسف اصلاحی
زادِ راہ	مولانا جلیل احسن ندوی
راہِ عمل	"
انتخابِ حدیث	مولانا عبد الغفار حسن
ترجمان الحدیث اول ، دوم	محمود حسن فاضل دیوبند
اسلامی ریاست	سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ
تفہیمات اول تا سوم	"
رسائل و مسائل اول تا چہارم	"
تجدید و احیائے دین	"
خطبات	"
اسلامی نظامِ زندگی اور اس کے بنیادی تصورات	"
اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی	"
قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں	"
پردہ	"
اسلام اور ضبطِ ولادت	"
معرکۂ اسلام اور جاہلیت	مولانا صدر الدین اصلاحی
اساسِ دین کی تعمیر	"
آدابِ زندگی	محمد یوسف اصلاحی
حسنِ معاشرت	"
اسلام ایک نظر میں	مولانا صدر الدین اصلاحی
فریضۂ اقامتِ دین	"
اسلام میں عدل اجتماعی	سید قطب شہید
جادہ و منزل	"

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر افروز ◎ معلومات افزا ◎ نئی مطبوعات

- توحید اور شرک (مذاہب کا تقابلی مطالعہ) —— سید حامد علی
- حج کیا ہے؟ —— "
- مسلمان سائنسدان اور ان کی خدمات —— ابراہیم عمادی
- مولانا مودودی کے انٹرویو (حصہ دوم) —— مرتبہ —— ابوطارق ایم اے
- ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ (حصہ پنجم) —— ثروت صولت
- اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید —— ڈاکٹر محمد علی ضناری
- فکری تربیت کے اہم تقاضے —— ڈاکٹر یوسف القرضاوی
- اسلام کا تصور مساوات —— سلطان احمد اصلاحی
- رسول کریمؐ کی جنگی اسکیم —— عبدالباری ایم اے
- شاہ عبدالقادر کی قرآن فہمی —— محمد فاروق خاں
- مشرقی ترکستان —— ثروت صولت
- شہید بالاکوٹ —— حسین حسنی
- اسلامی قیادت —— خرم مراد
- قرآن اور سائنس —— سید قطب شہید
- خواتین اور دینی مسائل —— سید ابوالاعلیٰ مودودی
- خواتین اور اسلام —— متین طارق
- اسلام اور رواداری —— "
- اسلام کا معاشیاتی نظام —— حیدر زمان صدیقی
- اسلام کی دعوت —— سید جلال الدین عمری
- اسلام میں عورت کے حقوق —— "
- اسلامی توحید —— محمد یوسف اصلاحی
- حضرت ابن مبارکؒ —— "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایمان افروز، معلومات افزا، نئی مطبوعات

- ○ انتخاب قرآن ——— محمد فاروق خان ایم اے
- ○ قرآن مجید کی حیرت انگیز جامعیت ——— ۔
- ○ شاہ عبدالقادرؒ کی قرآن فہمی ——— ۔
- ○ حکمت نبویؐ ——— ۔
- ○ نماز، دین کا ایک جامع عنوان ——— ۔
- ○ دعوت اسلامی اور اس کے اصول و آداب ——— ۔
- ○ انسان اور کائنات ——— ۔
- ○ کائنات کی تین عظیم حقیقتیں ——— ۔
- ○ خدا کی ہستی ——— ۔
- ○ فطری نظام معیشت ———
- ○ مادیت اور روحانیت ——— ۔
- ○ انسانی جبلتوں کا مطالعہ ——— ۔
- ○ خاندانی استحکام ——— ۔
- ○ دو عظیم فتنے ——— ۔
- ○ اقامت دین اور اپنا گھر ——— شبیر احمد منصور قدوسی

- ○ تفسیر سورہ یٰسین ——— محمد یوسف اصلاحی
- ○ درس قرآن ——— ۔
- ○ تفہیم الحدیث ——— ۔
- ○ احادیث رسولؐ ——— سید حامد علی
- ○ چہل حدیث ——— ۔
- ○ زعمائے صحابہؓ اور اقامت دین ——— ۔
- ○ فکری تربیت کے اہم تقاضے ——— ڈاکٹر یوسف القرضاوی
- ○ یہودیت، قرآن کی روشنی میں ——— عبدالکریم پاریکھ
- ○ اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید ——— ڈاکٹر محمد علی ضناوی
- ○ اسلامی تعلیم اور اس کی سرگذشت ——— ڈاکٹر محمد مصلح الدین
- ○ مولانا مودودیؒ کے انٹرویو
- ○ اسلام کا نوجوان
- ○ قافلۂ حق

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور، پاکستان
شاخ: الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

www.KitaboSunnat.com